قبولیت عمل کی شرط، حلال کمائی

''جو شخص 40 دن تک غلہ روک کر رکھے، اگر وہ سارے مال کو صدقہ بھی کر دے تو اس کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا''

آج جو مالدار لوگ اپنے نوکروں اور مزدوروں کا مال مختلف حیلوں بہانوں سے کھا جاتے ہیں اور وہ لیڈر اور حکمران جو قومی خزانوں کو لوٹ کر اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں، پھر حکومت کے اخراجات پر حج اور عمرے کرتے ہیں، قیامت کے دن ان سے بڑا مفلس اور بدنصیب کوئی نہ ہوگا۔ آج عام مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو نماز روزے کا اہتمام کرتے ہیں اور مملکت میں رہنے والے حج و عمرے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں لیکن معاملات میں حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ قرض لے کر ہضم کر لینا، کاروبار اور ملازمت میں جھوٹ، بددیانتی اور دھوکہ دہی سے مال حاصل کرنا عام معمول بن چکا ہے۔ بہت سے اپنے آپ کو حاجی بلکہ حجاج کہلانے والے اپنی رقم بینک میں بیوی بچوں کے نام 7 سال کے فِلکس ڈپازٹ میں جمع کرا کے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ بچوں کی شادی اور تعلیم وغیرہ کیلئے انتظام کر لیا ہے لیکن ساتھ ہی جو جہنم کا زادِ راہ جمع ہو گیا ہے اسکی کوئی فکر نہیں۔ ایک صاحب نے اپنا واقعہ خود مجھے بتایا کہ میں سودی کاروبار کرتا تھا اور کبھی قرضے کے بوجھ سے نہیں نکل سکا۔ اب وہ چھوڑ کر صرف 15 سو ریال ماہانہ پر ملازمت کرتا ہوں، الحمدللہ کوئی قرض نہیں دینا۔ سکون سے گزر اوقات ہو رہی ہے۔ بعض لوگ بینک کے سود کو حرام ہی نہیں سمجھتے حالانکہ سود حرام ہے خواہ وہ بینک سے لیں یا کسی فرد یا ادارے سے۔

سود کی حرمت پر رسول اللہ ﷺ کے ارشاداتِ گرامی ہیں کہ:

☆ جان بوجھ کر ایک درہم سود کھانا 36 بار زنا کرنے سے زیادہ شدید گناہ ہے **(رواہ امام احمد)**

☆ سود کے 70 دروازے (یا درجے) ہیں، سب سے کمتر یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح یا بدکاری کرے **(طبرانی ، ابن ماجہ، بیہقی)**

☆ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس پر گواہی دینے والے اور اس کی تحریر لکھنے والے پر لعنت کی ہے **(احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی)**

یہی وجہ ہے کے علماء نے ایسے بینکوں کی ملازمت کو حرام قرار دیا ہے جن میں سودی کاروبار ہوتا ہے۔

اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب 2 آدمی مل کر کاروبار کرتے ہیں تو میں تیسرا ان کا مددگار ہوتا ہوں تا آنکہ وہ ایک دوسرے سے دھوکہ (خیانت) نہ کریں۔ جب ان میں سے ایک دوسرے سے خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل آتا ہوں اور وہاں شیطان آ جاتا ہے'' **(ابو داؤد)**

کتنے ہی لوگ مل کر کاروبار کرتے ہیں اور جلد ہی اختلافات اور ناراضگیاں شروع ہو جاتی ہیں جس کا سبب ایک دوسرے کے ساتھ جھوٹ اور خیانت کے سوا کیا ہوتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ''جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو'' ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا ''جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''مومن سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن جھوٹا اور خائن

نہیں ہوسکتا‘‘

اللہ تعالیٰ نے جوّے کوحرام قرار دیا ہے جس نے آج بہت سی جدید شکلیں اختیار کرلی ہیں۔کسی بھی طرح کی شرط لگانا جوا ہے۔آج کل جو لاٹری نمبر لگا کر نکلتی ہے یہ بھی جوا ہے۔ایسے تمام ذرائع سے مال حاصل کرنا حرام ہے۔چوری کے ذریعے کسی کے مال پر قبضہ کرنا حرام ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’جس نے چوری کا مال خریدا، حالانکہ اسے معلوم تھا کہ وہ چوری کا مال ہے تو وہ اس گناہ میں برابر کا شریک ہے‘‘ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کہ ’’جس نے قرض لیا اور واپسی کی نیت ہی نہیں تھی وہ دراصل چور ہے‘‘ ناپ تول میں کمی بھی دراصل ایک طرح کی چوری ہی ہے۔ بہت سے ملازم پیشہ لوگ کہتے رہتے ہیں کہ: جی! تنخواہ تو 2000 ہی ہے لیکن 500,400 اوپر سے ہوجاتے ہیں۔اس سے مراد عام طور پر وہ کمائی ہوتی ہے جو کسی کو دھوکہ دے کر یا اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھا کر حاصل کی جاتی ہے جو سراسر حرام ہے۔نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سرکاری ذمہ داری پر زکاۃ اور عشر کی وصولی کیلئے بھیجا۔واپسی پر انہوں نے کہا کہ بیت المال کا حصہ ہے اور یہ لوگوں نے مجھے تحفے کے طور پر دیا ہے۔اللہ کے نبی ﷺ سخت غضبناک ہوئے، ارشاد فرمایا کہ ’’اگر تم اپنی ماں کے پاس بیٹھے رہتے تو یہ لوگ تمہیں وہاں تحفے لاکر دیتے؟‘‘ اس کا مطلب یہ تھا کہ تم نے اس منصب کا ناجائز فائدہ اٹھایا جس کی ذمہ داری ہم نے تمہیں دی تھی۔ بہت سے لوگ یہاں بڑی کمپنیوں میں کام کرتے ہیں۔دفتر وغیرہ میں کسی عہدے پر ہوتے ہیں، کمپنی کیلئے کوئی سامان وغیرہ باہر سے خریدنا ہو یا کمپنی کا کوئی کام کنٹریکٹ پر دینا ہو تو وہ ٹھیکیدار یا سامان لانے والے سے اپنا کمیشن پہلے طے کرتے ہیں حالانکہ یہ بددیانتی اور کھلا فراڈ ہے اور اسے کمیشن کا نام دے کر حلال سمجھنا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ کھلی رشوت ہے اور اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے ’’رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں‘‘

رزق حرام کئی طرح کے وبال اور فتنوں کا دروازہ کھولتا ہے۔امام حاکم اور ابویعلیٰ نے روایت بیان کی ہے کہ ’’نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی بستی میں سود اور زنا کا ظہور ہوتا ہے تو لوگ اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں‘‘ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا ’’جس قوم میں خیانت کا بازار گرم ہوگا اللہ تعالیٰ اس قوم میں دشمن کا خوف اور دہشت پھیلا دے گا‘‘ **(رواہ امام مالک)**

آپ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص 40 دن تک غلہ روک کر رکھے اگر وہ سارے مال کو صدقہ بھی کردے تو اس کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا‘‘ سنن ابن ماجہ کی روایت ہے ’’ذخیرہ کرنے والا ملعون ہے‘‘ آج مملکتِ پاکستان جن معاشی مشکلات سے دوچار ہے اس کا بڑا سبب ناپ تول میں کمی، زکوٰۃ ادا نہ کرنا، ذخیرہ اندوزی، خیانت اور دھوکہ دہی ہے۔کسی چیز میں ملاوٹ کرنا یا سب چھپا کر مال فروخت کرنا بھی حرام ہے۔گاڑیوں کی خرید وفروخت اور دیگر بہت سے معاملات میں ملاوٹ، جھوٹی قسمیں اور عیب چھپا کر چیز کو فروخت کرنا ایک فن بن چکا ہے۔ابن سیرین علیہ رحمہ ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اگر کوئی چیز فروخت کرتے تو آپؒ اس کا معمولی عیب بھی گاہک کو بتا دیتے۔آپؒ نے ایک بکری فروخت کی تو خریدنے والے سے کہا کہ اس میں یہ عیب ہے کہ جب چارہ اس کو ڈالا جاتا ہے تو اسے اپنے کھروں سے بکھیر دیتی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ نوکر کو کپڑے کے تھان دے کر فروخت کرنے کیلئے بھیجا اور اسے تاکید کی کہ ایک تھان میں یہ

داغ ہے، یہ تھان جس کو فروخت کرو اسے دکھا دینا۔ نوکر نے دغدار تھان فروخت کرتے وقت اس کا نقص بتانا بھول گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس سے امام ابوحنیفہؒ نے دریافت کیا کہ کپڑے کا داغدار تھان خریدار کو دکھایا تھا؟ اس نے عرض کیا میں بھول گیا۔ امام ابوحنیفہؒ نے اُس تجارت میں حاصل ساری رقم خیرات کردی۔ آج ہم ابوحنیفہؒ کے مسلک پر مرنے مارنے کیلئے تو تیار ہوجاتے ہیں لیکن حلال وحرام کے معاملے میں اس مثال کو اپنے لئے رہنما نہیں بناتے۔

وراثت کی غیر منصفانہ تقسیم بھی رزق حرام کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وراثت کی تقسیم کے معاملے کو کسی انسان کی صوابدید پر نہیں چھوڑا بلکہ خود قرآن مجید میں ہر فریق کا حصہ مقرر کرتے ہوئے جزیات تک کی تفصیل بیان کردی ہے لیکن ہمارے ہاں مسلمانوں کی اکثریت اللہ کے اس حکم کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے باپ کی میراث سے بیٹیوں اور بعض بیواؤں کو بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ اپنی زندگی میں ہی لوگ گفتگو کے دوران کہتے ہیں، میرے اتنے بیٹے ہیں اُن کیلئے اتنی زمین اور فلاں فلاں جائداد بنادی ہے، بیٹیوں کا کوئی ذکر ہی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کو توجہ دلائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے بیٹی کی شادی پر اتنا جہیز دیا، اتنا خرچہ کیا حالانکہ لڑکے کی شادی پر اس سے دگنا، صرف زیور ہی بنالیتے ہیں۔ آج بھی ہمارے معاشرے میں لڑکی کی بہ نسبت لڑکے کی شادی پر کئی گنا زیادہ ہی خرچ آتا ہے۔ جو لوگ والد کی وفات پر وراثت تقسیم کرکے بہنوں کو محروم رکھتے ہیں اور ان کی مرضی کے بغیر ان کے حصے کی وراثت پر قابض ہوجاتے ہیں وہ حرام خور ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے ''جس نے بالشت بھر کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرلیا وہ 7 زمینوں کا بوجھ کندھوں پر اٹھائے قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں حاضر ہوگا'' (**بخاری و مسلم**) تو جنہوں نے کنالوں کے حساب سے ناجائز قبضے کر رکھے ہیں، وہ 7 زمینیں کیسے اٹھائیں گے؟ کیا ہمیں اس کا کبھی خیال آیا ہے؟

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ''جس نے کسی کی زمین ناحق دبالی اُسے اس کے سبب قیامت کے دن زمین کے ساتوں طبق تک دھنسا دیا جائے گا'' بعض لوگ اپنے نافرمان بیٹوں کو عاق کرکے حقِ وراثت سے محروم کردیتے ہیں جو گناہ کبیرہ اور ظلم عظیم ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جو شخص اپنے کسی وارث کو اس کے حقِ میراث سے محروم کردے گا، اللہ اسے جنت سے محروم کردے گا'' (**ابن ماجہ**)

مسند احمد کی روایت ہے کہ ''کوئی مرد یا عورت 60 سال تک اللہ کی عبادت اور اسکی اطاعت میں گزار دیتے ہیں لیکن مرنے سے پہلے وصیت کے ذریعے کسی وارث کو نقصان پہنچادیتے ہیں تو ان کیلئے جہنم واجب ہوجاتی ہے'' بعض والدین اپنے پیچھے نابالغ یتیم اولاد چھوڑ کر مرجاتے ہیں ان کے قریب کے رشتہ دار مختلف حیلوں بہانوں سے ان یتیموں کے مال پر ناجائز قبضہ کرلیتے ہیں جبکہ قرآن کہتا ہے کہ ''یتیم کا مال کھانے والا پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے''

بخاری شریف کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 3 قسم کے آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن میرا جھگڑا ہوگا:

☆ وہ شخص جس نے میرا نام لے کر کوئی معاہدہ کیا پھر اس معاہدے کو توڑ ڈالا۔

☆ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو اغوا کر کے بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی۔

☆ تیسرا وہ شخص جس نے کسی سے مزدوری کرائی، اس سے کام تو پورا لیا لیکن اسکی اجرت پوری ادا نہیں کی''

وطنِ عزیز میں آزاد انسانوں کا اغوا حکومتی اور عوامی سطح پر بڑا ہی نفع بخش کاروبار بن چکا ہے۔حکمران ڈالروں کے بدلے اپنے ہی ملک کے باشندوں کو پکڑ کر دشمنوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور عوامی سطح پر بھی آزاد افراد کو اغوا کر کے بھاری رقم کے عوض انہیں چھوڑا جاتا ہے اور یہ کام بھی اکثر اہل اقتدار یا پولیس کی پشت پناہی کی مدد سے ہوتا ہے۔حیرت ہوتی ہے آج مسلمان کن کن طریقوں سے حرام مال حاصل کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہیں، **فاعتبروا یا اولی الابصار**۔

انسانوں اور دیگر جاندار حیوانات وغیرہ کی تصاویر اور مجسمے بنانا اور ان کو فروخت کرنا بھی حرام کمائی کا ایک ذریعہ ہے۔اسی طرح قبروں کو پختہ بنانے کا میٹریل تیار کرنا جس میں سنگ مرمر کی مکمل قبریں اور بڑی سی تختی پھر ان پر لکھائی وغیرہ یہ سب حرام ہے۔چونکہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے لہذا یہ کمائی کا ذریعہ بھی حرام ہے۔

سینما، نائٹ کلب، رقص و سرود کے پروگرام، ناچ گانے اور آلاتِ موسیقی، فلمیں اور فحاشی پھیلانے کے تمام ذرائع حرام کمائی کا ذریعہ ہیں۔ان ذرائع سے حرام کمانے اور کھانے والوں کی تعداد ہزاروں میں نہیں لاکھوں کروڑوں میں ہے۔پھر بھی ہم شکوہ کرتے ہیں کہ برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر۔ سگریٹ بھی چونکہ انسانی صحت کے دشمن ہیں اور بے شمار بیماریوں کا سبب بنتے ہیں اسلئے اکثر علماء سگریٹ نوشی کو حرام قرار دیتے ہیں اور اس کی خرید و فروخت سے فائدہ اٹھانا بھی ناجائز اور حرام ہے۔